✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اللہ تعالیٰ
وقت 5-7 منٹ

"خدا تعالیٰ کہنے میں بڑی برکات ہیں"

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الاعراف:181)

کہ اللہ ہی کے سب خوبصورت نام ہیں۔ پس اُسے اُن (ناموں) سے پکارا کرو اور اُن لوگوں کو چھوڑ دو جو اِس کے ناموں کے بارہ میں کج روی سے کام لیتے ہیں۔ جو کچھ وہ کرتے رہے اس کی انہیں ضرور جزا دی جائے گی۔

کس قدر ظاہر ہے نور اُس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
اُس بہار حُسن کا دل میں ہمارے جوش ہے
مت کرو کچھ ذکر ہم سے تُرک یا تاتار کا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اس آیت کے اس حصّہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں کہ:

"اللہ کی بہت سی اچھی صفات ہیں پس تم اِن کے ذریعہ سے اُس سے دُعائیں کیا کرو اور اُن لوگوں کو چھوڑ دو جو اِس کی صفات کے بارہ میں غلط (اور خیالی) باتیں کرتے ہیں۔ اِن کو اپنے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔"

معزز سامعین! آج اِس مبارک محفل میں مجھے دنیا میں سب سے بڑی اور عظیم ذات "اللہ تعالیٰ" کے بارے میں بات کرنی ہے۔ ہر شہر کی بعض خوبیاں ہوتی ہیں جس سے وہ پہچانا جاتا ہے۔ ربوہ شہر کی ایک پہچان جو مجھے لمبا عرصہ نظر آتی رہی وہ ربوہ کی مختلف دیواریں، عمارتوں پر قرآنی آیات مع ترجمہ، احادیث اور ارشادات حضرت مسیح موعودؑ اور دیگر دینی عبارتیں لکھی نظر آتی تھیں جو ربوہ کے حُسن کو دوبالا کر رہی ہوتی تھیں۔ خاکسار کو یہ عبارتیں بار بار پڑھ کر اور دُہرا کر ازبر ہو گئی تھیں۔ مجھے ابھی بھی یاد ہے کہ فلاں عبارت فلاں جگہ، فلاں دیوار پر لکھی ہوئی تھی۔ انہی میں سے ایک عبارت سرگودھا، فیصل آباد روڈ پر لاری اڈہ کے قریب ایک کمرہ کی پیشانی پر یوں لکھی ہوئی نظر آتی تھی کہ "خدا تعالیٰ کہنے میں بڑی برکات ہیں"۔ اُس وقت تو مجھے یاد نہیں تھا کہ یہ کمرہ کس استعمال میں تھا تاہم اتنا دھندلا سا ذہن میں نقش ہے کہ کوئی سرکاری دفتر تھا اور آج کل وہ الیکٹرک سٹی والوں کا دفتر ہے۔ ہم وہاں بجلی کے حوالے سے شکایات لے کر جاتے ہیں۔ یہ پیاری سی عبارت سالہا سال تک اِس کمرہ کی زینت بنی رہی۔ مگر نام نہاد سرکاری مسلمانوں نے ربوہ کو ایسی مبارک اسلامی عبارات سے پاک کرنے کی غلیظ مہم کا جب آغاز کیا تو یہ عبارت بھی اُس ناپاک مہم کی زَد میں آئی اور اِسے مٹا دیا گیا۔ ہم جب بہشتی مقبرہ کے مشرقی دروازہ سے باہر نکلتے تو یہ پیاری، خوبصورت اور لاجواب عبارت ہمیں خوش آمدید کہا کرتی تھی۔ یہ سات لفظی مختصر سی عبارت ہمیں توجہ دلا رہی ہوتی تھی کہ خدا اور اللہ کے ساتھ 'تعالیٰ' کی صفت لگا کر بولا کرو یا لکھا کرو اِس میں بہت برکتیں ہیں۔

سامعین! یہ عبارت مجھے اب اِس طرح یاد آئی کہ میرے ایک برخوردار پُرانے الفضل اور رسائل کی چھان بین کا شوق رکھتے ہیں۔ انہوں نے مجھے جو کھٹا میں لکھی ہوئی الفضل کی یہ عبارت بھجوائی جس کا عنوان تھا "ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کہنا چاہئے" جس کے نیچے لکھا ہے کہ:

"اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے محض "خدا" یا "اللہ" کہنا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ احباب کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتے وقت "اللہ تعالیٰ" یا "خدا تعالیٰ" کہا کریں کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض الٰہی صفات اور عظمت کو قائم کرنا ہے۔ اس لئے زبان پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام آتے وقت اِس کی بلندی شان کا اظہار ہونا چاہئے۔"

سراج الدین صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

”مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ رتن باغ میں میرے عرض کرنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین (حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مراد ہیں) نے فرمایا کہ "ادب کے لحاظ سے تو خدا تعالیٰ ہی کہنا چاہئے۔“

(الفضل لاہور 23 ستمبر 1950ء)

جب مَیں نے اِس پر غور کرنا شروع کیا تو اِس کی سند مجھے قرآن کریم سورۃ المومنون آیت 17 میں یوں مل گئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

یعنی پس بہت بلند مرتبہ ہے اللہ سچا بادشاہ۔ اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں۔ معزز عرش کا ربّ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں دسیوں مقامات پر اللہ تعالیٰ کے لئے ”تعالیٰ“ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ لیکن پانچ مقامات پر ”اللہ“ کے ساتھ صفت کے طور پر ”تعالیٰ“ لگا کر اُس کی بلند شان کا اظہار کیا گیا ہے۔ جیسے سورۃ الاعراف آیت 191، سورۃ طٰہٰ آیت 45 وغیرہ وغیرہ

سامعین! اگر احادیث کو دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے 104 صفاتی ناموں میں بہت سے صفاتی نام ایسے ہیں جو ذوالمجد، ذوالعالِی، بلند شان والا اور عالی مرتبہ والے استعمال ہوتا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”اَنَا الْمُتَعَالِیْ يُمَجِّدُ نَفْسَهٗ“

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 10)

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں بلند شان والا ہوں جو اپنی ذات کی مجد اور بزرگی بیان کرتا ہے۔ اَلْمُتَعَالِیْ کا ترجمہ مختلف محدّثین اور مفسّرین نے مختلف کیا ہے۔ بلند وبالا۔ بلند صفتوں والا۔ ذوالمجد والعالیٰ۔

پیارے سامعین! ”اللہ“ کے ساتھ ”تعالیٰ“ لگانے کی ہدایت پر اگر ہر بندہ پابندی غور کرے تو لطیف نکات کا ایک مضمون اُبھر کر سامنے آیا جس کی تائید ہمیں احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو صفاتِ حسنہ قرآن کریم یا احادیث یا بزرگان سے بیان ہوئی ہیں یہ اسماء الحسنیٰ کہلاتے ہیں۔ انسان کی ہزاروں ضروریات، حاجات اور جائز خواہشات ہوتی ہیں جن کی خاطر وہ اپنے پروردگار کے حضور جھکتا اور دعائیں مانگتا ہے اور مؤمن یا مؤمنہ کو یہ ہدایت ملتی ہے کہ وہ اپنی ضروریات اور حاجات کے مطابق یا اُس سے ملتی جلتی صفات کا نام لے کر اپنے اللہ تعالیٰ سے التجا کرے۔ جیسے رحم کی دُعا کے لئے صفت ”الرحیم“ کا واسطہ دیا جائے۔ کسی کی حفاظت چاہنے کے لئے ”الحفیظ“ اور کسی کی صحت کے لئے ”الشافی“ صفت کو پکارا جائے۔ گو انسان کی ضرورتیں تو ہزاروں ہی ہیں مگر یہ صفات سینکڑوں میں ہیں۔ انسان اگر باریک بینی سے غور کرے تو کئی ایک ضرورتوں اور حاجات کی تکمیل کے لئے ایک ہی صفت حاوی ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ، لِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى والی آیت کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ

”جس قسم کا عیب اور نقصان انسان میں ہو اور اُسی کے مقابل خدا کے نام سے دُعا کرے۔“

(حقائق الفرقان جلد 2 صفحہ 244)

سامعین! تو ثابت ہوا کہ اِن صفات کا قبولیتِ دُعا کے ساتھ بھی بڑا گہرا تعلق ہے۔

ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کو فرمانے لگے مجھے اللہ تعالیٰ کی ایک ایسی صفت کا علم ہے جس کا نام لے کر دُعا کی جائے تو ضرور قبول ہوتی ہے۔ حضرت عائشہؓ نے وفورِ شوق سے عرض کیا کہ حضورؐ! پھر مجھے بھی وہ صفت بتایئے نا! حضور نے فرمایا۔ میرے خیال میں اس کا بتانا مناسب نہیں۔ حضرت عائشہؓ روٹھ کر ایک طرف جا بیٹھیں کہ اب خود ہی بتائیں گے۔ مگر جب آنحضورؐ نے کچھ دیر تک نہ بتایا تو عجب شوق کے عالَم میں خود اٹھیں، رسول اللہؐ کے پاس آکر کھڑی ہوگئیں۔ آپؐ کی پیشانی پر بوسہ دیا اور منت کرتے ہوئے عرض کی کہ یارسول اللہؐ! مجھے وہ صفت ضرور بتادیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ! بات دراصل یہ ہے کہ

اس صفت کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے دنیا کی کوئی چیز مانگنا درست نہیں اس لئے مَیں بتانا نہیں چاہتا۔ تب حضرت عائشہؓ ناراض ہو کر وہاں سے اٹھیں۔ وضو کیا، مصلّٰی بچھایا اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سُنا سُنا کر باآوازِ بلند یہ دُعا مانگنے لگیں:

"میرے مولیٰ! تجھے اپنے سارے پاک ناموں اور اچھی صفتوں کا واسطہ، وہ صفتیں جو مجھے معلوم ہیں اور وہ بھی جو مَیں نہیں جانتی کہ تو اپنی اِس بندی سے عفو کا سلوک کرنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھے مسکراتے جا رہے تھے اور فرما رہے تھے اے عائشہؓ! بے شک وہ صفت اِنہیں صفات میں سے ایک ہے جو تم نے شمار کر ڈالی ہیں۔"

(ابن ماجہ کتاب الدعاء)

پس قبولیت دعا کے ساتھ صفات الٰہیہ کا گہرا تعلق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وَلِلّٰہِ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی فَادۡعُوۡہُ بِہَا (الاعراف: 181)

کہ اللہ کے پاک نام اور خوبصورت صفات ہیں اُن کو یاد کر کے خدا کو پکارو اور اُس سے دعا مانگا کرو۔

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ننانوے صفات ہیں۔ جو شخص اِن صفات کو خوب اچھی طرح یاد اور مستحضر رکھتا ہے وہ جنتی ہے۔

(ترمذی و ابن ماجہ کتاب الدعاء)

(مناجاتِ رسولؐ از مکرم حافظ مظفر احمد صفحہ 118-119)

سامعین! یہ ایسے ہی ہے جیسے بچہ جب ماں کو مختلف ناموں سے پکارتا ہے اور منّت سماجت کرتا اور پیاری پیاری اداؤں سے ماں کو پکارتا ہے تو ماں کا دل پسیج جاتا ہے اور وہ بچے کی بات مان لیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا رحم بھی ماں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ اُس کا دل بھی مختلف زاویوں سے مختلف اسماء کے ساتھ بُلانے پر نرم ہوتا ہے اور وہ بھی دینے پر آجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام یاد کرنے اور اُن کو ہمیشہ مدنظر رکھنے پر اللہ تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے اور اُس کے انعامات کا بھی وارث بنتا ہے۔ اگر کوئی ایسا نہیں کرتا تو اُس کا ذکر سورۃ اعراف آیت 181 کے آخری حصہ میں یوں بیان فرمایا۔

ترجمہ: "اُن لوگوں کو چھوڑ دو جو اِس کی صفات کے بارہ میں غلط (اور خیالی) باتیں کرتے ہیں۔ اِن کو اپنے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔"

پس اللہ کے ساتھ "تعالیٰ" کا لفظ ادب کے لحاظ سے ہے۔ اللہ کے ادب کا تقاضا ہے کہ ہم اللہ کے ساتھ "تعالیٰ" کا اضافہ کریں۔ بعض لوگ ادب کے پیش نظر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، کہتے یا لکھتے ہیں اور جو لوگ "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے" کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد ہے، توحید کا تقاضا ہے کہ یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ واللہ اعلم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا کے تمام کامل نام اِسی سے مخصوص ہیں اور اِن میں شرکت غیر کی جائز نہیں سو خدا کو انہیں ناموں سے پکارو جو بلاشرکت غیرے یعنی نہ مخلوقاتِ ارضی وسماوی کے نام خدا کے لئے وضع کرو اور نہ خدا کے نام مخلوق چیزوں پر اطلاق کرو اور ان لوگوں سے جدا رہو جو کہ خدا کے ناموں میں شرکتِ غیر جائز رکھتے ہیں۔ عنقریب وہ اپنے کاموں کا بدلہ پائیں گے۔"

(براہین احمدیہ چہار حصص، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 522۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں جاگزیں کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق نہایت ضروری ہے۔

ایک طفل نے حضور انور ایدہ اللہ سے پوچھا کہ خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق اپنانے کا بہترین طریقہ کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا:

"بہترین طریقہ یہ ہے کہ تم ہمیشہ یہ خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ جو کچھ بھی تم کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ جب یہ بات تمہارے ذہن نشین ہو جائے گی تو تم برائی سے بچ جاؤ گے اور جو باتیں اللہ تعالیٰ نے کرنے کا حکم دیا ہے وہ کرنے کی کوشش کرو گے اور ان تمام چیزوں کو چھوڑ دو گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے

حکم دیا ہے کہ تم نہ کرو۔ اس لیے ہمیشہ یہ خیال رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہارا ہر عمل دیکھ رہا ہے۔ جہاں کہیں بھی تم ہو۔ تم لوگوں سے اپنا آپ چھپا سکتے ہو لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتے۔"

فرمایا:

"دوسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے نماز پنجوقتہ کو فرض قرار دیا ہے۔ تمہیں ان پانچ نمازوں کو روزانہ لازماً ادا کرنا چاہیے اور سجدوں میں یہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایمان وایقان میں مضبوطی عطا کرے اور یہ بھی کہ تمہارا اللہ تعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم ہو جائے اور وہ تمہاری دعائیں قبول کرے۔"

(ملاقات ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ گیمبیا۔ منعقدہ مورخہ 30؍مئی 2021ء)

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

۞۞۞۞